نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۳ - جلد ۹ — لودیانہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ہرات پر امیر کا قبضہ کرنا تصدیق ہوگیا ہی = **آفریدیوں** نے ملک سے اپنے سرغنہ کمال خان کو نکالدیا ہی = **کابل** میں فتح قندھار کی خوشی میں روشنی کی گئی = **سردار** عبدالقدوس خان نے ہرات کے گورنر کو گرفتار کر لیا ہی = **سرحد تھسلی** پر روم اور یونان کا تنازعہ ہوگیا ہی = **امیر کابل** نے سرداران ہرات کو تسلی دی ہی کہ میں تمھاری بہبودی کے واسطے کوشش کرونگا = **پشاور** میں افواہ ہی کہ ایوب خان نے امیر کی فوج کو شکست دی اور ۱۷ ضرب توپ چھین لیں = **قندھار** میں ناحال لوٹ کا بازار گرم ہی = **ملتان** کے آئندہ فساد روکنے کے واسطے ایک زاید پولیس رکھا ہی = **قندھار** میں [illegible] ایک مولوی کو اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالا = **روسیوں** نے کتوں کے ذریعہ سے پولیس کے پہرہ کا کام لینا شروع کر دیا ہی = **ایوب** خان کی فوج پراگندہ ہو کر ادھر اُدھر ماری ماری پھرتی ہی = **الہ آباد** میں دریائے جمن کے پُل پر ایک بڑا حادثہ ہوا جس سے ۳۰ آدمی مر گئے = **سردار** محمد یوسف خان معہ اپنی چار پلٹنوں کے دریائے ہلمند کو عبور کر گیا ہی = **زولینڈ** میں فساد برپا ہونے والا ہی = **غزنی** میں حد سے زیادہ لوٹ مار ہو رہی ہی = **چین** والے ارادہ کر رہے ہیں کہ صوبہ لوچو پر فوج کشی کیجاوے = **اخبارات** جاپان کا بیان ہی کہ روس کا اب صاف ارادہ ہی کہ افغانستان کی طرف قدم بڑھایا جاوے = **خبر** ہی کہ اخبارات کے محصول میں اور بھی تخفیف ہو جائیگی = **فرانس** کی فوج نے ٹیونس پر قبضہ کر لیا ہی = **سرحد** لوشائی پر غدر ہوگیا ہی = **انگلستان** اور فرانس میں تجارتی عہدنامہ ہوگیا ہی = **قلعہ** گوالیار میں ایک خزانہ اورنگ زیبی روپیوں کا بھرا ہوا نکلا ہی = **برہما** نے اُن تمام جوتشیوں کو قتل کروا ڈالا ہی جنہوں نے کہا تھا کہ حضور کے لڑکا ہوگا کیونکہ شاہ کے لڑکی پیدا ہوئی ہی = **ایک اگنبوٹ** جزیرے ایرلینڈ سے پرے ٹوٹ کر نکما ہوگیا ہی اور ۴۲ آدمی ڈوب گئے ہیں باقی بچ گئے = **نواب لفٹنٹ** گورنر بہادر پنجاب ۲۴ کو راجپورہ اور ۲۵ کو پٹیالہ ۲۶ کو نابہ و ۲۸ کو مالیر کوٹلہ کا دورہ فرما کر ۲۹ اکتوبر کو لودیانہ میں تشریف فرما ہونگے = **شاہ ایران** کا عزم صرف روس کے ملک کی سیر کا ہی = **جلال آباد** میں جو کچھ فتور سا ہونے والا تھا وہ شکست قندھار کے خوف سے فرو ہوگیا ہی = **تمام افغانستان** پر امیر عبدالرحمان خان کا قبضہ ہوگیا ہی = **سرکار** [illegible] حکم ہوگیا ہی کہ کوئی شخص [illegible] کے کیجاتی ہی نہ کرے = **حضور** گورنر جنرل کشور ہند ۱۳ نومبر کو دہلی میں [illegible] فروز ہونگے = **ایوب خان** نے روس سے درخواست کی ہی کہ اگر اجازت ہو تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوں = **خان خیوا** صنعت تجارت میں ترقی کرتا جاتا ہی =

نورافشاں

—— شملہ سے بذریعۂ تار برقی مرسلہ صاحب پرکشنر ۲۱ اکتوبر کو خبر آئی ہے کہ امیر کابل کے پاس عبدالقدوس خان نے ایک مرسلہ بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ہمنے چار ایمک متعلقہ عوبیہ خان ولیفتش خان بن خان آغا کی امداد سے ہرات پر قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے باہر ایک لڑائی ہوئی جسمیں ہراتی فوج نے ایوبخان سے کنارہ کشی اختیار کی اسی سبب ہم بلا روک ٹوک شہر ہرات کے اندر داخل ہوگئے۔ جسوقت یہہ خبر پہونچی تو ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی اور رات کو تمام شہر میں روشنی کی گئی۔ اور اسیوقت امیر نے یہہ خبر دی کہ سردار احمد خان نے سرکش توم ودن لوک دکو ہستانیوں کو شکست دی ہی اور اب بالکل امن ہو گیا ہے +

اگرچہ صاحب پریس کمشنر فرماتے ہیں کہ اس خبر کی تصدیق تاحال نہیں ہوئی مگر ہمکو یقین ہے کہ یہہ خبر راست ہو جاوریوں سارا افغانستان امیر کابل کے قبضہ میں ہو گیا ہے +

—— عدن سے خبر آئی ہے کہ ایک اگنبوٹ جزیرہ بٹیلیا سے شہر اسٹرڈیم کو روانہ ہوا تھا جب بندر کے درمیان پہونچا تو اُسکی لاٹھ ٹوٹ گئی اور اگنبوٹ مذکور ڈوب گیا ۲۱۴ آدمی جو اُس اگنبوٹ پر سوار تھے چھوٹی کشتیوں پر اُتر گئے اُن میں سے صرف ایک کشتی کے ڈوبنے کی خبر آئی ہے جسمیں ۳۰ آدمی تھے باقی کشتیوں کا ابھی تک پتہ نہیں ملا ہے +

—— کچھ عرصہ ہوا کہ ایک سپاہی متعلقہ رجمنٹ پیدل مدارا نافغانستان سے انگریزوں کی جنگ جو ہند میں ایک

تو میں اور چھ سپاہی افغانوں کے ہاتھ گرفتار ہوگئے اور تھوڑے سے عرصہ بعد ہم سبکو غلام بناکر فروخت کر دیا مگر ایک سال کے بعد میں اپنی زنجیروں کو توڑ کر بھاگ آیا۔ سپاہی مذکور کا بیان ہے کہ باقی جو چھ رہ گئے ہیں اُن میں چار انگریز ہیں مگر جس حال کہ سپاہی مذکور پر مفروری کا الزام لگا تھا کچھ شبہ ہے کہ شاید اُسکا بیان مصنوعی ہو۔ مگر تو بھی بہت لوگ اُسکے بیان کو درست جانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند اُسکے بیان کے بموجب تحقیقات کرنے کی تجویز کرے +

—— برہمو سماج کے مشنری کانفرنس کے سکرٹری بابو گور گوبند رائے صاحب اپنی ایک چٹھی میں یوں لکھتے ہیں کہ ہماری کلیسیا بلا شک و شبہ سب کلیسیوں پر غالب آئے گی اور یہہ بخوبی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری کلیسیا تنزل پر نہیں ہے کہ صرف وہی لوگ جو کہ خدا اور روح القدس کے انکاری ہمکو چھوڑتے جاتے ہیں ہم اپنے اصولوں کو قایم رکھینگے اور خدا کی مرضی پر چلینگے خواہ تمام دنیا ہمارے برخلاف ہو۔ ہماری کلیسیا گرجنے والا ابر ہے۔ اور نہیں گھبراویگی الخ +

اسپر صاحب اخبار ڈیفنس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کلیسیا میں گرجنے کی طاقت تو ظاہر ہے مگر بہت شبہ ہے کہ گرج کبھی نہیں ہے ہماری دانست میں اگر صاحب سکرٹری حلیمی کو اختیار کریں تو ایسے نازیبا فخر سے اچھا ہے +

—— پشاور میں افواہ ہے کہ ایوبخان نے امیر کابل کی فوج کو شکست دیکر ۱۰ ضرب توپ چھین لی ہیں مگر اس خبر کی وہی حالت ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ امیر نے ہرات پر قبضہ کر لیا ہے +

—— لندن سے ۲۴ اکتوبر کی تار میں خبر آئی ہے کہ ڈبلن میں لینڈ لیگ دفتر بند ہو گیا ہے اور رومن کیتھلک کے پادری ہر جگہ یہہ کوشش کرتے پھرتے ہیں کہ عوام باشندگان سرکار

کی جدید تجویز کو بلا تامل منظور کریں۔ چنانچہ آئرلینڈ میں امن کی علامت ظہور میں آ رہی ہے +

—— لندن کے مجمن ہوس کا ایک جلسہ بدیں غرض منعقد ہوا کہ افیون کے فروخت کی ممانعت ہو جاوے۔ تجویز ہوئی کہ امر مذکور کی بابت مسٹر گلیڈسٹون صاحب کے پاس قاصد روانہ کیا جاوے تاکہ وہ اسبارہ میں صاحب موصوف سے گفتگو کرے +

سچ تو ہے کہ اس معاملہ کے برابر شاید کوئی دوسرا معاملہ نہ ہوگا جو اس سے زیادہ مشکل اور جس کا حل کرنا زیادہ ضروری ہو۔ کیونکہ اوّل تو تمام اہل انگریز جو کہ انجیل کے اصول پر چلتے ہوں اس چیز کی تجارت سے نہ صرف نفرت کرتے بلکہ اس سے شرماتے ہیں کہ اسکے وسیلے اہل چین کے لاکھوں باشندے ہرسال ہلاک ہوتے ہیں دوم ہر کوئی جانتا ہے کہ ہندوستان میں افیون خوروں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ افیون کے محصول کے عوض باشندگان ہند مثل باشندگان چین ہلاک کئے جاینگے۔ کہ تاحال ہند کے بڑے بڑے شہروں میں سیکڑوں چنڈو خانے موجود ہیں کہ جنمیں شیطان اپنے شکار کو جمع کرتا رہتا ہے۔ سیوم افیون خوری سے نہ صرف افیونیوں کی صحت و زندگی کا ضرر ہوتا بلکہ اخلاقی و روحانی نقصان بھی ہے۔ اخلاقی نقصان غلاظت۔ دروغ۔ دغا و چوری ہے۔ بلکہ یہانتک جرم کرنے لگتے ہیں کہ وے نہ صرف اپنی اولاد کی بربادی پیچ جا بلکہ اپنی پیاری افیون کو حاصل کرنیکے لئے ہر قسم کے جرم کے ارتکاب کو مستعد ہوتے ہیں۔ اور روحانی نقصان یہہ ہے کہ کسی دین کی تعلیم افیونی کے مردہ ذہن پر اثر نہیں کرتی ہے چنانچہ اُسکا انسداد کرنا ضرور ہے بابت میں داخل ہے۔ اور چاہئیے کہ ہر فرد بشر جو اپنے ہمجنسوں کا خیرخواہ ہو حتی المقدور کوشش کرے کہ اُسکا دفعیہ ہو امید ہے کہ جلسہ مذکورہ کی سعی و کوشش سے اُسکے انسداد کرنیکی کامیابی حاصل ہوگی مگر مشکل یہہ ہے کہ ہندوستان کی آمدنی اسی چیز کی فروخت پر کسیقدر منحصر ہے۔ اور جبتک اور کسی طرح آمدنی پوری نہ کیجاوے

بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

تیسرا باب

اسبات کے بیان میں کہ قدیم کلیسیا کا مسیح کی نسبت کیا گمان تھا

یہودیوں اور غیر قوموں کے گمان مسیح کی نسبت بیان ہوچکے اور بدعتی فرقوں کے خیالات بھی اُسکے حق میں مذکور ہوئے اب ہم تعجب نہ کرینگے اگر ناظرین اِن مختلف خیالات کے سبب گھبرا جائیں اور ہم سے یہہ سوال کریں کہ ان مختلف رایوں اور خیالات میں کس کا تعین کیا جائے اغلب ہے کہ اس سارے مقدمے پر شبہ کا ایک گہرا بادل چھایا ہوا نظر آئے و نیز سچے متلاشی کو اِس بھاری سوال کا حل کرنا آگے سے زیادہ مشکل معلوم دے لیکن اُمید ہے کہ حقیقت میں ایسا نہ ہوگا +

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مسافر پہاڑی ملکوں میں بڑے پہاڑ کو جس پر چڑھ رہا ہے سخت دُھند میں گھرا ہوا دیکھتا ہے اور وہ دُھند آفتاب کو بالکل چھپا دیتی ہے اور راستے کا نشان اُس کے سامنے معدوم ہو جاتا ہے اُس کا کچھ علاج نہیں ہے سوائے اسکے کہ آگے بڑھے جتنا زیادہ وہ بخارات کے نزدیک پہنچتا ہے اُتنا ہی زیادہ اُسکی بصارت محدود ہوتی جاتی ہے آخرش وہ دُھند میں پہنچکر جد وجہد کرتا ہے اُس کا دم رُک جاتا اور اُس کے پانوں تھک جاتے ہیں مگر ہمیشہ اوپر چڑھتا جاتا ہے آخر کار گویا جادو سے ایک نیا تماشا اُسکے سامنے نمودار ہوتا ہے اور وہ بخارات کے پردہ سے صاف میدان میں آجاتا ہے آفتاب اپنے جلال سے اُس پر چمکتا ہے اور نیلگوں آسمان اُسے گھیر لیتا وہ کھلا دم لیتا اور شکر گذاری سے سفید معلق حدود کی طرف جو اُسکے پانوں پر ہوتی ہیں نظر کرتا ہے اِس بڑے سوال کی تفتیش میں جو درپیش ہے ہم اوپر کو جا رہے ہیں ابتک تو ہم دُھند اور بخار کے قطع میں رہے لیکن اُس کی دوسری طرف روشنی اور صداقت ہے صرف ایک بات ضرور ہے کہ ہم دیانتداری اور ثابت قدمی سے اپنی آنکھیں اوپر کی طرف لگائے رکھیں بلاشبہ ہم کسی نہ کسی وقت اُس سے نکل آوینگے +

افسوس کہ بہت سے اُس دُھند کے چھوڑنے میں سستی کرتے اور اُسے اپنا مسکن بنا لیتے ہیں اُنکی یہہ حالت ہے گویا کہ وہ مسافر بخار والی حد پر پہنچکر خط عمود کی راہ چھوڑ خط مستقیم کا راہ لیتا ہے اسطرح سے وہ ہمیشہ شک وشبہ کی تاریکی میں چل کے بے اعتقادی کے بخار میں دم کشی کرتے ہیں اُس تازہ ہوا اور آسمانی روشنی سے جو اُنکے اوپر ہے ناواقف رہتے ہیں۔ جو کچھ ہمنے گذشتہ باب میں لکھا ہے اُس سے کسی طرح یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ سچی کلیسیا عیسیٰ کی ذات وصفات کی بابت کبھی شک میں ہوئی یعنے یہہ خیال کرنا نہ چاہئے کہ کلیسیا سخت شبہ اور دردانگیز تلاش کے بعد اپنے پاک سر مسیح کے واجب خیال تک پہنچی۔ نہیں کبھی ایسا وقت نہ ہوا کہ سچی کلیسیا نے (جس سے یہہ مراد ہے کہ مسیح کی کل کلیسیا) اُسی مسئلہ کو نہ مانا اور نہ تعلیم دی ہے جو کہ اب مانتی اور سکھلاتی ہے ہماری یہہ مراد نہیں ہے کہ قدیم عیسائی اپنے مسایل کو عقاید نامہ کے اصطلاحی فقرات سے بیان کرتے تھے اور نہ ہم یہہ کہتے ہیں کہ ابتدا زمانے میں اِس مضمون کی بابت جو درپیش ہے کلیسیا متفق الرائے ہوکر کوئی خاص عقاید نامہ رکھتی تھی دین عیسوی سے عقاید نامہ ایسا رشتہ رکھتا ہے جیسا کہ قواعد کسی زبان سے۔ لوگ قواعد کے ایجاد ہونے سے پیشتر انگریزی اور بنگالی بولا کرتے تھے قواعد کی کتابوں سے زبان پیدا نہیں ہوئی وہ صرف اُسی ترتیب کو ظاہر کرتی ہیں جو ہمیشہ سے مروج ہے ایسا ہی اُن عقاید ناموں نے سوائے اسکے اور کچھ نہ کیا کہ اُس مسئلے کو باترتیب اور اصطلاحی طور سے ظاہر کر دیا جسکو کلیسیا شروع سے مانتی آئی اور اُنہوں نے ایک بھی نیا مسئلہ جاری نہیں کیا عقاید نامہ کی ضرورت اوّل اُسوقت معلوم ہوئی جبکہ نئے اور خلاف مسایل کے اُستاد کلیسیا میں پیدا ہوئے اور بدعتیوں کے خیالات کے سُننے سے کلیسیا کی ہمت اور سرگرمی برانگیختہ ہوئی قدیمی عیسائیوں کا پختہ یقین تھا کہ مشتبہ خیالات جو پیش کئے جاتے ہیں سچی کلیسیا کی سچائی سے برخلاف تھے اُن کو یقین تھا کہ اِس مُرلی کی آواز بے ٹھکانا ہے اور نئے سُر جو اُن کے گوش زد ہوتے تھے اُس الٰہی تعلیم کی خوش آوازی سے مطابقت نہ رکھتے تھے جس سے وہ پہلے واقف تھے وہ راگ جو اُنہیں بخوبی یاد تھا پیشتر لکھا نہیں گیا تھا عقاید نامے راگ کی علامات کے سوا کچھ اور نہ تھے حقیقی مسایل کی عجیب آوازوں نے مدت سے کلیسیا کے دل اور کان کو فریفتہ کر رکھا تھا عقاید ناموں نے اُنہیں آوازوں کو کلیسیا اور دنیا کے لئے لکھ دکھلایا۔ پس وہ مقصد جو ہمیں قایم کرنا ہے یہہ ہے کہ قدیم کلیسیا کا درباب الوہیت مسیح کے کیا گمان تھا وہ سوال جو اب درپیش ہے سو یہہ نہیں کہ عقاید نامہ میں اِس مسئلہ کی نسبت کیا لکھا ہے لیکن یہہ کہ پیشتر اسکے کہ کوئی عقاید نامہ تھا کلیسیا کیا کہتی تھی۔ ہر ایک شخص اِس سوال کی قدر ومنزلت کو

دیکھ سکتا ہے اِسلئے کہ مسیحی کلیسیا کے مسئلے کے منکر در پردہ اور کبھی صاف دعویٰ کر کے کہتے ہیں کہ قدیم عیسائی جو حواریوں کے ہمزمان تھے اِس مسئلے سے بالکل ناواقف تھے وہ کہتے ہیں کہ مسیح کو الٰہی جاننے کا کل جال ایک ایسا عقدہ ہے جو آسانی حل ہو سکتا ہے مسیح کے پہلے پیروونکو کبھی خواب بھی نہ آیا تھا کہ اُسکی الٰہی تعظیم کی چاہئے تو بھی وہ اُس سے بڑی محبت رکھتے اور اُسکی تعلیم پر جان نثاری کرتے تھے۔ یہی باتیں اُنہوں نے اپنے مریدونکو سکھلائیں جسقدر یہہ دین پھیلتا گیا اُسی قدر یہہ جان نثاری بڑھتی گئی مبالغہ بڑھتا گیا رفتہ رفتہ ناصرت کے نبی کو فوق الانسانیت کا درجہ و جلال دیا گیا جب تک کہ کلیسیا بت پرستی کے اقرار کے لئے تیار ہو گئی اور عقائدناسوں نے دنیا میں اِس مسئلے کی شہرت دی کہ دین عیسوی کا بانی الٰہی تھا +

اب اِس بات میں شبہ نہیں کہ اِسی قسم کے مبالغہ سے اکثر بت پرست مذہب جو دنیا میں مروج ہوئے اور پیدا ہوئے اکثر معبود جنکی متقدمین اور متاخرین بت پرستش کرتے فانی آدمیوں کے سوائے کچھ نہیں ہیں یعنے وہ آدمی جنہوں نے اپنی اعلیٰ بہادری یا ہنر یا فیاضی سے ایک شہرت کی بنیاد ڈالی جو اُن کے ہموطنوں کے جوش اور شاعروں کے مبالغہ سے رفتہ رفتہ الٰہی تعظیم میں داخل ہو گئی پر پیشتر اِسکے کہ اعتراض مسیحی کلیسیا کے اُس مسئلے کے حق میں جو درپیش ہے ثابت کیا جائے یہہ امر ظاہر کرنا ضرور ہے کہ عیسیٰ مسیح کی اصل الوہیت کا گمان درحقیقت اِس طرح رفتہ رفتہ ظہور میں آیا ہے چاہئے کہ معترض قدیم کلیسیا کے کسی زمانہ کا پتہ دے جبکہ عیسیٰ ابن اللہ قادر مطلق اور شفیع دنیا نہیں سمجھا جاتا تھا ایسا بھاری مسئلہ یونس نبی کے درخت کی مانند ایک ہی رات میں پیدا نہیں ہو سکتا یہہ بالکل ناممکن ہے کہ دنیا کے ہر ایک حصہ میں تمام مسیحی کلیسیا باہم متفق ہو کر ایک ہی ساعت میں عیسیٰ کو انسان ماننا چھوڑ دیں اور ایک دل اور ایک زبان ہو کر اُسے خدا جانیں اور گھٹنے ٹیک کر اُسے سجدہ کریں فرض کیا کہ اِس قسم کی ناگہانی تبدیل کسی شخص یا کئی اشخاص کے حق میں ہو گئی ہو بلکہ یہہ فرض کیا کہ کسی شہر یا ملک کی کل کلیسیا نے ایسا خلاف قیاس کام کیا ہو کیا اِس میں شک ہے کہ اختلاف اور الزام کی آوازیں اور مسیحی کلیسیاؤں سے جہاں کہ اِس بھاری غلطی کی تاثیر نہیں ہوئی تھی نہ آتیں یہہ بات کہ ساری دنیا کی کلیسیا یک لخت گرداب بت پرستی میں غرق ہوئی ایک بعید العقل اور ناممکن خیال ہے + باقی آئندہ

منقولات

۱۸۹۱ء کی مردم شماری

یادداشت۔ اِس یادداشت کے ساتھ جو نقشے منسلک ہیں وہ ہند کے مختلف انگریزی صوبوں و خود مختار اور باجگذار ریاستوں کی اُس آبادی سے متعلق ہیں جو حال میں ۲۶ فروری ۱۸۹۱ء کی مردم شماری سے دریافت ہوئی +

۲ - اِس مردم شماری کی نسبت کہنا بجا ہے کہ اِس قسم کا ایسا بڑا کام پہلے کبھی کسی ملک میں نہیں ہوا اور اِس بات کی تاریخ گواہ ہے +

۳ - فی الواقع یہہ بڑی بات ہے کہ پچیس کروڑ اور بیس لاکھ کی آبادی ایک ہی دن میں شمار کی گئی +

۴ - راجپوتانہ کی ہندوستانی ریاستوں کے سوا اور اُنکی بابت بھی کہ صرف آبادی کی تعداد بلا امتیاز جنس ذکور و اناث درج کی گئی ہے جو نقشے اب چھاپے گئے ہیں اُن سے ذکور و اناث کی وہ تعداد معلوم ہوتی ہے جو اِس بڑی آبادی پر حاوی ہے +

۵ - بہت سی صورتوں میں جہاں کسی صوبہ یا ریاست کی مردم شماری پہلے ہو چکی ہے اِس مردم شماری کی تعداد ۱۸۸۱ء کی مردم شماری کی تعداد کے ساتھ پہلو بہ پہلو لکھی گئی ہے۔ ایسے خانے بھی ایزاد کئے گئے ہیں جن میں ہر جگہہ کی اُس مردم شماری کی تاریخ جو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری سے عین پہلے ہوئی تھی اور نیز آبادی کی اُس کمی بیشی کی فیصدی درج کی گئی ہے جو دونوں مردم شماریوں کی تعداد کے مقابلہ کرنے سے پائی جاتی ہے +

۶ - جن صوبوں اور ریاستوں میں اگلے مردم شماری اول ہی مرتبہ نہیں ہوئی ہے اُن کی کوائف کے دیکھنے سے واضح ہو گا کہ اکتیس کروڑ اسی لاکھ کی آبادی میں ظاہرا ایک کروڑ ساڑھے ستائیس لاکھ یعنی ۲۰۱ فیصدی کی بیشی اُس آبادی کے مقابلہ میں ہوئی ہے جو پہلے سالوں میں تشخیص ہوئی تھی +

۷ - اِسوقت یہہ مناسب نہیں ہے کہ آبادی کی جو ترقی اِن کوائف سے ظاہر ہوتی ہے اُسکی نسبت کوئی نتیجہ قائم کرنیکی جرأت کیجائے یہ بیان بہتر ہے کہ اُسوقت بحث کرنی زیادہ مناسب ہو گی جبکہ صوبوں کی رپورٹیں آ جائیں۔ بعض جگہوں کی بیشی کی نسبت یہہ یقین کیا گیا ہے کہ وہ برائے نام ہے اصلی نہیں۔ اور بطور مثال میں ممالک متوسط کی نظیر دیتا ہوں جہاں نو سال کے عرصہ میں ایک چہارم حصہ کی جو افزادی آبادی میں ہوئی اُسکی وجہ جا بجا یہہ بیان کی گئی ہے کہ پہلی مردم شماری کی تعداد میں غلطی رہ گئی ہے +

۸ - یہہ بات اطمینان کے قابل ہے کہ جہاں آبادی کی تعداد میں نہایت نمایاں بیشی ہوئی ہے مثلاً برٹش برہما و آسام و برار و سندھ جہاں آبادی کے پھیلنے کی کافی و وافی گنجایش تھی +

۹ - جن صوبوں یا ریاستوں میں ایک بڑی نمایاں کمی ہوئی وہ صرف میسور (۷ فیصدی کمی) اور مدراس (۲۳ فیصدی کمی) ہیں۔ میرے نزدیک یہہ تعداد میں اُس مزاحمت کی افسوسناک شہادت ہیں جو اِن دونوں ملکوں کی آبادی کی ترقی میں قحط اور اُسکی لازمی بیماری کے سبب پیدا ہوئی +

شملہ } دستخط۔ ڈبلیو سی پلوڈن
۲۴ اگست ۱۸۹۱ء } کمشنر مردم شماری ہند

نقشہ جس سے ۱۸۸۱ء اور اس سے پیشتر کی مردم شماری کے بموجب ہندوستان کے مختلف صوبوں کی جنس ذکور واناث کی آبادی معلوم ہوتی ہے

نام صوبہ	آبادی ۱۸۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق			آبادی مردم شماری سابق کے مطابق			کیفیت
	ذکور واناث دونو	ذکور	اناث	ذکور واناث دونو	ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
بنگال	۶۰۸۳۹۹۲۰	(الف) ۳۴۴۴۹۰۵	(الف) ۳۴۶۰۰۱۰۵	۶۲۶۰۹۳۰۵	۳۱۳۴۴۷۴۶	۳۱۲۶۵۶۵۹	(الف) شکم کی تفصیل نہیں ہو ناگو کے پہاڑی علاقہ کے سوا جنکی مردم شماری نہیں ہوئی
آسام	۴۸۱۵۱۵۶	۲۴۶۵۴۵۴	۲۳۴۹۷۰۴	۴۰۵۶۰۵۴	۲۰۴۷۶۹۴	۱۹۰۸۳۶۰	
مدراس	۳۰۸۳۹۱۸۱	۱۵۴۴۲۱۲۲	۱۵۵۹۷۰۵۹	۳۱۵۹۷۸۷۲	۱۵۸۷۴۲۳۵	۱۵۷۲۳۶۳۷	
بمبئی	۱۳۹۷۸۴۸۸	۷۱۶۴۸۴۴	۶۸۱۳۶۶۴	۱۴۰۳۸۳۵۹	۷۲۶۶۱۸۰	۶۷۷۲۱۷۹	
ایضاً ہندوستانی ریاستیں	۶۹۴۱۶۳۱	۳۵۷۵۴۷۱	۳۳۶۶۱۶۰	۶۷۰۶۸۵۵	۳۵۴۲۹۵۰	۳۲۴۳۹۰۵	
سندھ	۲۴۰۳۰۳۴	۱۳۱۱۰۰۶	۱۰۹۳۹۲۸	۲۱۹۲۴۱۵	۱۲۱۶۲۰۸	۹۷۶۲۰۷	
ممالک مغربی وشمالی واودہ	۳۲۶۹۹۴۳۶	۱۷۰۴۱۰۳۰	۱۵۶۵۸۴۱۶	۳۰۷۶۹۰۵۶	۱۶۴۰۶۸۴۴	۱۴۳۶۲۲۲۳	
رامپور	۵۴۵۱۵۲	۲۸۴۵۹۴	۲۶۰۵۵۹	.	.	.	
ہندوستانی گڑھوال	۲۰۰۵۴۳	۱۰۳۰۴۴	۹۸۴۷۹	.	.	.	
میزان	۳۳۴۴۴۵۱۱	۱۷۴۴۲۶۵۶	۱۶۰۱۶۴۵۴	.	.	.	
اودہ	۱۱۴۰۷۶۲۵	۵۸۶۰۹۶۰	۵۵۴۶۶۶۵	۱۱۲۱۹۷۶۵	۵۸۲۲۲۱۸	۵۳۹۷۴۵۷	
سرکار انگریزی کا علاقہ (پنجاب)	(ب) ۱۸۷۸۶۱۰۶	۱۰۱۸۹۷۲۶	۸۵۹۶۳۸۰	۱۷۶۱۱۴۹۶	۹۵۹۵۰۴۴	۸۰۱۶۰۹۴	(ب) لاہول سپتی وہزارہ کے اضلاع کی آبادی کے سوا جنکی مردم شماری نہیں ہوئی۔
پنجاب ہندوستانی ریاستیں	۳۸۵۳۲۸۲	۲۱۰۶۳۵۹	۱۷۴۶۹۲۳	.	.	.	
درہ خیبر کی فوجیں	۸۱۵۳	۷۹۶۰	۱۹۳	.	.	.	
ممالک متوسط	۱۱۵۰۵۱۴۹	۵۰۸۱۷۹۴	۵۷۰۳۳۵۵	۹۲۵۱۲۲۹	۴۷۰۸۵۰۰	۴۵۴۲۷۲۹	
برار	۲۶۷۰۹۸۲	۱۳۷۸۹۹۴	۱۲۹۱۹۸۸	۲۲۳۱۵۶۵	.	.	
برٹش برہما	۳۷۰۷۶۴۶	[illegible]۲۶	۱۷۲۰۲۲۰	۲۷۴۷۱۴۸	۱۴۳۵۵۱۸	۱۳۱۱۶۳۰	
میسور	۴۱۸۶۱۹۹	۲۰۸۶۲۹۲	۲۱۰۰۱۰۷	۵۰۵۵۴۱۲	۲۵۳۵۹۴۴	۲۵۱۹۴۶۸	
کورگ	۱۷۸۲۹۳	۱۰۰۸۵۴	۷۷۴۳۹	۱۶۸۳۱۲	۹۴۴۵۴	۷۳۸۵۸	
راجپوتانہ	(ج) ۱۰۰۵۵۱۲	ذکور واناث کی تفصیل نہیں لی گئی +					(ج) تخمیناً
اجمیر	۴۵۳۰۷۵	۲۴۳۹۰۴	۲۰۹۱۷۱	۴۲۶۲۶۸	۲۳۳۳۶۸	۱۹۲۹۰۰	
وسط ہند	۹۲۰۰۸۸۱	۴۸۴۸۶۵۴	(ج) ۴۳۵۲۱۲	.	.	.	
بڑودا	۲۱۸۵۴۹۹	۱۱۲۳۳۱۱	۱۰۳۱۱۵۸	۲۰۰۰۲۲۵	۱۰۵۷۶۳۰	۹۴۲۵۸۵	
حیدرآباد	۹۱۶۷۷۸۹	(د) ۴۵۶۰۹۹۳	(د) ۴۴۸۷۹۹۴	.	.	.	(د) اضلاع پایگاہ کی آبادی کی تفصیل نہیں ہوئی ہو
ٹراونکور	۲۴۰۱۱۵۸	۱۱۹۷۱۳۴	۱۲۰۴۰۲۴	۲۳۰۸۸۹۱	۱۱۴۸۶۰۹	۱۱۶۰۲۰۲	
کوچین	۶۰۰۲۷۸	۳۰۱۴۱۵	۲۹۸۸۶۳	۶۰۱۱۴۴	۳۰۲۳۷۳	۲۹۸۷۴۱	
میزان کل	۲۵۲۵۴۱۸۰	۱۲۴۴۱۱۴۲۷	۱۱۸۱۶۶۳۷۱	.	.	.	

تنبیہ-خانہ ہائے ۳و۴ کی میزان کل اور خانہ ۲ کی میزان کل کے مابین ۱۱۶۲۵۱۲ کا تفاوت ہونے کی یہہ وجہ بیان کی گئی ہو کہ تمام راجپوتانہ وحیدرآباد کے اضلاع پایگاہ اور خودمختار شکم سے ذکور واناث کی تفصیل نہیں ملی +

سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری اور مردم شماری سابق کے مطابق آبادی کا گوشوارہ

صوبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۸۸۱ء	آبادی مطابق مردم شماری سابق		
	ذکور و اناث دونو	ذکور و اناث دونو	سال مردم شماری	تفاوت فیصدی
بنگال	۶۸۸۲۹۹۳۰	۶۲۷۰۹۴۰۵	۱۸۷۱	۱۰ +
آسام	۴۸۱۵۱۵۷	۴۰۵۶۰۵۴	۱۸۷۱	۱۹ +
مدراس	۳۰۸۳۹۱۸۱	۳۱۵۹۷۸۷۲	۱۸۷۱	۲٫۴ −
بمبئی	۱۳۹۷۸۴۸۸	۱۴۰۳۸۳۵۹	۱۸۷۲	٫۴ −
ایضاً ہندوستانی ریاستیں	۶۹۴۱۶۳۱	۶۷۸۶۸۵۵	۱۸۷۲	۲٫۳ +
ایضاً میزان	۲۰۹۲۰۱۱۹	۲۰۸۲۵۲۱۴	۰	٫۴ +
سندھ	۲۴۰۴۹۳۴	۲۱۹۲۴۱۵	۱۸۷۲	۱۰ +
ممالک مغربی و شمالی (باستثنائے) رام پور و ہندوستانی	۳۲۶۹۹۴۹۶	۳۰۷۶۹۰۵۶	۱۸۷۲	۶ +
گڑھوال				
اودہ	۱۱۴۰۷۶۲۵	۱۱۲۱۹۶۷۵	۱۸۶۹	۱۷۶ +
پنجاب (صرف علاقہ سرکار انگریزی) ..	۱۸۷۸۶۱۰۷	۱۷۶۱۱۴۹۸	۱۸۶۸	۷ +
ممالک متوسط	۱۱۵۰۵۱۴۹	۹۲۵۱۲۲۹	۱۸۷۲	۲۵ +
برار	۲۶۷۰۹۸۲	۲۲۳۱۵۶۵	۱۸۶۷	۲۰ +
برٹش برما	۳۷۰۷۶۴۶	۲۷۴۷۱۴۸	۱۸۷۲	۳۵ +
میسور	۴۱۸۶۳۹۹	۵۰۵۵۴۱۲	۱۸۷۱	۱۷ −
کورگ	۱۷۸۲۸۳	۱۶۸۳۱۲	۱۸۷۱	۶ +
اجمیر	۴۵۳۰۷۵	۴۲۶۲۶۸	۱۸۶۶	۶ +
بڑودہ	۲۱۵۴۴۶۹	۲۰۰۰۲۲۵	۱۸۷۲	۸ +
[illegible]	۲۴۰۱۱۵۸	۲۳۰۸۸۹۱	۱۸۷۵	۴ +
...ین	۶۰۰۲۷۸	۶۰۱۱۱۴	۱۸۷۵	٫۱۴ −
۱۷ صوبوں کی میزان کل	۲۱۸۵۵۹۹۱۸	۲۰۵۷۷۱۳۵۳		

بیشی بر مردم شماری سابق پر = ۱۲۷۸۸۵۶۵ یا تقریباً ۶ فیصدی +

مراسلات

شاہراہ یا شریعت نمبر ۱۲

دسواں حکم۔ تو اپنے ہمسایہ کے گہر کا لالچ نہ کر۔ نہ تو اُسکی بیوی کا نہ اُسکی خادم نہ خادمہ کا نہ اُسکے بیل اور گدھے کا نہ اور کسی چیز کا جو تیرے ہمسایہ کی ہے۔ خروج ۲۰: ۱۷ +

یہہ دسواں حکم ہے جو کہ خدا تعالیٰ نے کوہ سینا پر حضرت موسیٰ کی معرفت ہمکو ہدایت دینے کو عطا فرمایا۔ اِس حکم کا خلاصہ یہہ ہے کہ کوئی شخص لالچ نہ کرے یا یہہ کہو کہ ہر طرحکا اور ہر ایک چیز کا لالچ کرنا منع ہے ہمارا دل ایک کہیت کی مانند ہے جسکے درخت گناہ ہیں۔ اُنکی جڑھ ایسی مضبوط طرح پر ہمارے دل میں قایم ہے کہ بے مدد عالم بالا کی طاقت کے ہم اِن مضبوط اور زور آور درختونکو اور اُنکی جڑھونکو ہرگز نکال نہیں سکتے۔ ہاں یہی سبب ہے کہ لوگ پاک کلیسیا میں شامل ہونے کے بعد بہی گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں جب تک آدمی کے دل میں لالچ باقی ہے تب تک اُس میں سب طرح کے گناہ موجود ہیں کیونکہ خدا کے کلام میں مذکور ہے کہ دولت کی محبت (یا لالچ) سارے گناہوں کی جڑھ ہے ۱ تمطاؤس ۶: ۱۰ +

یہہ حکم بڑا صاف ہے اور ایک بچہ بہی سمجھہ سکتا ہے اسواسطے کچھہ ضروری نہیں کہ اسپر بہت کچھہ لکھا جاوے پر صرف اُن دلایل پر ذرا غور کرو جن سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ لالچ بُرا ہے اور اسکا انجام بُرا +

(۱) لالچ سے کبھی سیری حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ تجربہ سے لوگوں نے یہہ دریافت کر لیا ہے کہ جب کسی شخص کو

وہ سب کچھ مل گیا ہی جسکی اُسکو خواہش تھی تو بھی کچھ اور خواہش باقی ہی لالچی آدمی کی خواہش ایک برتن کی مانند ہی جس میں تلی یا پیندا نہ ہو اور اُس میں پانی ٹھہر نہ سکے پس اُسمیں کتنا ہی پانی ڈالدیا جاوے وہ ویسا ہی رہیگا - حقیقی سیری صرف لالچ کی ضد یعنی صبر سے حاصل ہوتی ہی شعر - قناعت تونگر کند مرد را - خبر کن حریص جہانگرد را - ڈاکٹر فرنکلن سے منقول ہی کہ جب کوئی غریب دولتمند ہو جاتا ہی تو پھر بھی وہ دولت کی زیادتی میں ویسا ہی ساعی ہوتا ہی جیسا کہ جبکہ وہ غریب تھا اور اُسکے دلکو ذرہ بھی آرام حاصل نہیں ہوتا - صاحب موصوف نے ایک چھوٹے لڑکے کو ایک سیب دیا اور کہا کہ اِسے کھاے سیب اُسکے ہاتھ سے بھی بڑا تھا خیر اُسنے بمشکل تمام اُسکو دونو ہاتھ سے پکڑ لیا - صاحب نے اُسے ایک اور دیا وہ بھی جوں توں کرکے اُسنے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا - صاحب نے ایک اور سیب اُسکو دیا لڑکا کوشش کرنے لگا کہ یہہ بھی کسیطرح اُسکے ہاتھ میں آجاوے - پھر جب وہ سیب گر گیا تو لڑکا رونے لگا کہ اُسکے ہاتھ کیوں بڑے نہ ہوئے - تب ڈاکٹر صاحب نے اپنے دوستوں سے کہا کہ یہہ لالچی آدمی کا حال ہی جسکے پاس کافی سے زیادہ ہی اور تو بھی اُسکو صبر نہیں +

(۲) لالچ ایک بیعزتی کا کام ہی کیونکہ چوری اور لالچ میں صرف وہی فرق ہی جو کہ اُس بچے میں جو انڈے کے اندر اور اُسمیں جو انڈے کے باہر ہی ہوتا ہی - جبتک کہ چوری کا فعل وقوع میں نہ آوے تب تک اُسکو لالچ کہتے ہیں پر جب ظاہر ہو جائے تو اُسی لالچ کا نام چوری ہو جاتا ہی - گو انسان چوری اور لالچ میں آسمان و زمین کا فرق بتاتے ہیں پر خدا کی نگاہ میں کچھہ بھی فرق نہیں - چور کہلانا کیسی شرم کی بات ہی کون چاہتا ہی کہ اُسے لوگ چور کہیں - لوگ چور کو بدنام جانتے ہیں اُس سے واسطہ رکھنا تو کیا اُسکا نام لینا ایک عار گنتے ہیں - اور یہی حالت لالچ سے نصیب ہوتی ہی - پس کیوں لالچ بدنامی کا باعث نہ کہلاوے جس حالت میں کہ لالچ چوری کی جڑ ہی +

(۳) لالچ مضر ہی - بعض اوقات یہہ ہمارے جسم کو اور بعض اوقات ہمارے چال چلن کو ضرر پہونچاتا ہی - اکثر لوگ ماہی گیر اور دربان کے قصہ سے خوب واقف ہوں گے کہ جب دربان اُسکو اندر نہ جانے دیتا تھا تو اُسنے نصف انعام کا اقرار کرکے اندر جانے کی اجازت لے لی اور مالک مکان سے پچاس جوتی خود کھائی اور پچاس دربانکو انعام دلائی - بعض اوقات لالچ دوسرے اشخاص کو تکلیف پہنچانے کے سبب مضر ہوتا ہی - مثلاً یشوع کے ساتویں باب میں ایک ایسے شخص کا ذکر ہی یعنی عکن بن کرمی بن زبدی بن زارح کا - ابھی اُسیانکو کچھ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اسرائیل یردن دریا کے پار ہوئے تھے اب اُنکا ارادہ یریحو کو لینے کا تھا خدا نے اُنکو حکم دیا تھا کہ ہر شی یعنی آدم و جانور و ہر قسم کی چیز کو برباد کر دیں اور اپنے واسطے کچھ بھی نہ رکھ چھوڑیں بلکہ سب کچھ اُسکے واسطے حرم کریں کہ اگر وہ ایسا نکریں تو خدا کی لعنت اُنپر ہوگی - وہ یریحو کے اندر چلے گئے - عکن ایک خوشنما گھر میں گیا وہاں اُسنے چاندی سونا دیکھا اُسکے دل میں لالچ آگیا وہ اپنے دلمیں کہنے لگا کہ یہاں کون ہی جو اب مجھے دیکھتا ہی اُسکو تو لیلو - پس وہ اِس دولت کو اپنے خیمہ میں لے گیا اور وہاں اُسکو دفن کر دیا - خدا تو دیکھ ہی رہا تھا - خیر اسرائیلی ایک اور شہر کو گئے اور وہاں اُنکو شکست فاش ہوئی - ہزار ہا جانوں کو تکلیف ہوئی صدہا برباد ہو گئیں - دیکھو ایک شخص کے لالچ سے کتنا بڑا نقصان ہوا - پھر لالچ اکثر اوقات لالچی کی جان کا نقصان بھی کر دیتا ہی - چنانچہ مذکور ہی ایک جہاز میں آگ لگ گئی اور ایک اور جہاز کے لوگوں نے اِس خوفناک ماجرے سے واقف ہو کر اپنی کشتیاں دوڑا دیں کہ اُن لوگوں کی جانیں بچ جاویں - ایک شخص نے لالچ کرکے بہت سے روپیہ اور اشرفیں اپنی کمر میں باندھ لیں لیکن جب وہ کشتی میں کودنیکو تھا بوجھ کے مارے سمندر میں گر پڑا کہتے ہیں کہ وہ شخص تیرنے میں بڑا مشاق تھا مگر بسبب بوجھ کے جو کہ اُسکی کمر میں تھا وہ غرق ہی ہوتا چلا گیا اور سمندر کی سطح پر پھر دکھائی نہ دیا - اگر وہ اب زندہ ہو سکے تو خود ہمارے اِس دعوی کی تصدیق کریگا +

(۴) لالچ سب گناہ کی جڑ ہی اور لالچ کرنا گویا خدا کے سب حکموں کو توڑنا ہی - چاہیئے کہ ناظرین ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ لالچ ایسا سخت گناہ ہی - ہمارے خداوند مسیح نے سب حکموں کا خلاصہ صرف ان دو حکموں میں کر دیا کہ اوّل خدا کو پیار کرو - دوم اپنے پڑوسی کو اپنے جیسا پیار کرو - لالچ ایک ایسا گناہ ہی جو کہ اِن دونو حکموں کو توڑ دیتا ہی +

جب دل میں لالچ آگیا تو خدا تو کیا اُسکا خیال تک بھی دلسے بھاگ جاتا ہی - اور اکثر سنا گیا ہی کہ لوگ لالچ ہی کے سبب بارہا ایسے ایسے خون کے مرتکب ہوتے ہیں کہ اکثر بہن بھائی کو اور نہایت ہی پیارے اور قریبی رشتہ دار اور دوست ناحق ایک دوسرے کی جان کے خواہاں ہو جاتے اور خون کر بیٹھتے ہیں - چنانچہ ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ [illegible] مدت بعد بہت سا روپیہ کما کے اپنے گھر لوٹا - والدین سرائے میں ٹھہیارے تھے رات کو انہی کے ہاں ٹکا پر ظاہر نہ کیا کہ وہ اُنکا بیٹا ہی - رات کو سوتے وقت اُسنے اپنی ماکے ہاتھ میں ایک بدرہ اشرفی کا دیدیا اشرفی کو دیکھتے ہی اُس عورت کے دلمیں لالچ آگیا - اُسنے اپنے



خاوند سے مشورت کی اور آخر الامر اپنے ہی بیٹے کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگ لیا۔ ہائے افسوس لالچ سے کیسے کیسے گناہ ہو جاتے ہیں اور تو بھی لالچ ہر جگہ موجود ہے۔ اور کوئی دوسرا گناہ اس سے زیادہ نہیں ہوتا۔ لالچ ہی سے حوا نے ممنوعہ درخت کا پھل پہلے خود کھایا اور پھر اپنے خاوند کو کھلایا یوں دونوں کے دونوں گنہگار ہو گئے۔ اگر وہ لالچ کو اپنے دل میں جگہ نہ دیتے تو یقیناً کسی اور گناہ کے مرتکب نہ ہوتے۔ چاہیئے کہ ہم سب سے پہلے لالچ کو اپنے دل سے نکال دیں۔ چاہیئے کہ ہم ہمیشہ اپنے دل کی ہوشیاری سے خبرداری کرتے رہیں +

پر کیا ہم صرف اپنی طاقت سے یہہ کار عظیم کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہوا کو مٹھی سے ناپنا اپنی طاقت سے بُرے دل کو اچھا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ چاہیئے کہ ہم ہمیشہ خدا سے مدد کے خواستگار رہیں اور کہیں کہ اے خدا ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہمارا دل اسقدر خراب ہو گیا ہوا ہے۔ تو اپنے فضل سے اسکو درست کر دے +

راقم
فقیر محمد حنیف از لودیانہ

لودیانہ

جس خبر کے لوگ بہت مشتاق تھے اگرچہ شہر والوں کے نزدیک کچھ پرانی ہو مگر بیرونجات کے لوگوں کے لئے تو نہایت ہی جدید اور تازہ ہے یعنے ۲۴ر اکتوبر کو ساڑھے [illegible] بجے جناب مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ [illegible] رونق افروز ہوئے چونکہ صاحب ممدوح ہر دلعزیز اور ہر ایک کے خیرخواہ ہیں اسلئے اُنکے استقبال کے واسطے قریب ایک ہزار آدمی جنمیں غریب و امیر خاص و عام سبھی تھے ریلوے اسٹیشن پر گئے تھے۔ چونکہ اُس روز ریل کسیقدر دیر کرکے آئی تھی لوگوں کے کان ریل کی سیٹی کی طرف لگے ہوئے تھے جس وقت ریل آئی لوگوں کے چہرہ پر ایک خصوصیت کے ساتھ خوشی کے آثار ظاہر ہوتے تھے۔ ریل سے اُترتے ہی صاحب موصوف نے ہر ایک کا سلام لیا اور خاص خاص آدمیوں کی مزاج پرسی بھی کی۔ جس سے ہر ایک کا دل خوش ہوا۔ شام کے تین بجے اپنے عہدہ کا چارج جناب مسٹر برڈ صاحب سے لیا اور اپنے کام میں مصروف رہے۔ اُمید ہے کہ اب پھر تمام کارروائی بدستور سابق عمدہ طور سے ہوتی رہیگی +

دیوالی کی تقریب پر اگرچہ پولیس نے کوشش کی کہ قمار بازی نہ ہونے پاوے مگر پھر بھی ۶۲ قمار باز پولیس نے گرفتار کئے جنمیں بہت لوگ معزز اور دولتمند بھی شامل ہیں +

۳ر اکتوبر کو ایک بھٹیارہ کا ملازم منڈی سے گوشت خرید کر لئے آتا تھا اہل ہنود میں سے ایک شخص نے اسکو پکڑ لیا طرفین سے کسیقدر آدمی پہونچے مگر فی الفور پولیس پہونچ گئی اور ایک ہندو جس نے روکا تھا گرفتار کیا گیا معلوم نہیں کہ اُسکو کیا سزا ہوئی۔ کہتے ہیں کہ اگر فوراً پولیس نہ پہونچتی تو زیادہ فساد کا اندیشہ تھا +

۲۶ر اکتوبر کو صبح کے ۸ بجے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب یہاں رونق افروز ہوں گے سنا ہے کہ جناب ڈپٹی کمشنر بہادر نے رؤسا کو اطلاع دی ہے کہ سب صاحبان اگر کچھ حرج نہ ہو تو برائے استقبال صاحب ممدوح کوٹھہ کی سڑک پر تشریف لا دیں +

نوحہ دیوالی

دیوالی نہیں تو ہے میرے حق میں دیوالہ۔ ہے ہے ری دیوالی۔
میں ہار کے ہوں بیٹھا ہوں اب سب نرالا۔ ہے ہے ری دیوالی
برباد کیا مال کو گھربار کو چھوڑا۔ مونہہ اپنوں سے موڑا
روتی ہے کہیں ماں مجھے بیٹھی کہیں خالا۔ ہے ہے ری دیوالی
ہم کھیلیں گے ہرگز نہ جوا بر سر بازار۔ تا ہو وے نہ اظہار۔
ہاں جائینگے دریا پر جہاں ہوگا شوالہ۔ ہے ہے ری دیوالی
تن پر نہ رہے کپڑے نہیں گانٹھ میں پیسے۔ گذران ہو کیسے
ہے تیری قسم ہم نے جو چکھا ہو نوالہ۔ ہے ہے ری دیوالی
گھربار تو کھویا تھا پر عزت کو بھی کھویا۔ اور نام ڈبویا۔
ہے دولیں کہ اب لیجئیگا دیس نکالا۔ ہے ہے ری دیوالی
خاموش پڑا رہتا ہوں میں شرم کا مارا ہے کچھ نہیں چارا
کیا تو ہوں کہ غیرت سے لگا مونہہ کو مالا۔ ہے ہے ری دیوالی
زر زیور گھربار کو جوئے میں لگایا۔ اور مال چہایا
عورت کے بھی چھوڑے نہیں ہے کان میں بالا ہے ہے ری دیوالی
اے دیوی مہا کالی تیری بھینٹ میں دونگا۔ گر ایکبے بچونگا۔
رش کو تیرے آدونگا اے میری جوالا۔ ہے ہے ری دیوالی
سرکار کے ہاتھوں نے چھوڑا اے مجھے ننگ۔ کر لطف یہانتک
آئندہ کو ایشر کے جپوں نام کی مالا۔ ہے ہے ری دیوالی

آئینۂ قرآن

ہفتہ حال میں آئینۂ قرآن چھپکر تیار ہو گیا ہے اور بلکہ جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی ادا کر دی تھی ۲۵ر اکتوبر کو اُنکی خدمت میں ارسال بھی کیا اب اطلاع دیجاتی ہے کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں بھیجی ہیں قیمت بھیجکر کتاب کو طلب فرماویں یہہ کتاب بلا حصول قیمت نہیں بھیجی جاتی ہے +